بروکلین نیویارک کی مکی مسجد میں ۱۷ دسمبر ۹۰ء کو مدیر الشریعہ کا فکر انگیز خطاب

## امریکہ کا "لکڑ ہضم پتھر ہضم" معاشرہ

## اور

## مسلمانوں کی نئی پود کا مستقبل

بعد الحمد والصلوٰۃ! بزرگان محترم و برادران اسلام! مجھے امریکہ میں حاضری دیتے ہوئے چوتھا سال ہے ہر سال کچھ دنوں کے لئے حاضری کا موقع ملتا ہے اور یہاں مکی مسجد میں آپ حضرات سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوتی ہے پہلی دفعہ ۸۷ء میں حاضر ہوا تو یہیں مکی مسجد میں مسلسل آٹھ دس روز قادیانیت کے بارے میں روزانہ گفتگو ہوتی رہی اس وقت یہاں آنے کا مقصد بھی قادیانی گروہ کی سرگرمیوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا اور امریکہ میں بسنے والے مسلمانوں کے حالات معلوم کرنا تھا پھر جوں جوں مسائل و احوال سے واقفیت ہوتی گئی اس مشن کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اور اس بار بھی امریکہ حاضری اسی مشن کے سلسلہ میں ہے میں مکی مسجد کے خطیب محترم حافظ محمد صابر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس اجتماع میں آپ سے گفتگو کا موقع فراہم کیا حضرات محترم! میں آج کی گفتگو میں آپ دوستوں سے ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہے امریکہ میں آباد مسلمانوں کے مذہبی مستقبل کا مسئلہ اور یہ سوال کہ یہاں رہنے والے مسلمانوں کی اگلی نسل کا تعلق اسلام کے ساتھ باقی رہے گا یا نہیں یہ سوال انتہائی نازک اور پریشان کن ہے اور شمالی امریکہ کے مختلف علاقوں میں گھوم پھر کر حالات کا جائزہ لینے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہاں کے مسلمانوں کو اس مسئلہ کی سنگینی کی طرف توجہ دلانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ ماضی کے تلخ تجربات شاہد ہیں کہ اگر مسلمانوں کی اگلی نسل کے ایمان کو بچانے کی ابھی سے سنجیدہ کوشش نہ کی گئی تو ماضی میں یہاں آنے والے ہزاروں مسلمان خاندانوں کی طرح موجودہ مسلمانوں کی اولادیں بھی خدانخواستہ بطور مسلمان اپنا تشخص باقی نہیں رکھ سکیں گی۔

میرے محترم دوستو! آپ لوگ بحمداللہ مسلمان ہیں اور مختلف ممالک سے نقل مکانی کر کے روزگار کی تلاش میں اس سرزمین میں آکر آباد ہو گئے ہیں روزگار کی تلاش اچھی بات ہے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ

فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ (الجمعہ)

زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو

لیکن اس کے ساتھ ایک بات اور بھی شامل کر لیں کہ ان لوگوں کے حشر اور انجام پر بھی ایک نظر ڈال لیں جو آپ سے پہلے یہاں آئے تھے اور آپ کے مسلمان بھائی تھے لیکن یہاں کی معاشرت اور تہذیب میں جذب ہو کر اپنا تہذیبی اور مذہبی امتیاز کھو بیٹھے ہیں اور آج مسلمان کی حیثیت سے ان کی پہچان ختم ہو کر رہ گئی ہے آپ

کے اردگرد سینکڑوں مشاہدات بکھرے پڑے ہیں صرف آنکھیں کھولنے اور دماغ کے دریچے واکرنے کی ضرورت ہے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیے آپ کو قدم قدم پر عبرت کے مناظر دکھائی دیں گے مجھے تو یہ مناظر دکھائی دیتے ہیں اور آپ کو بھی دکھانا چاہتا ہوں صرف اس سفر کے چند مشاہدات سماعت فرمالیجئے ابھی چند روز قبل میں واشنگٹن ڈی سی میں تھا ایک دوست کے ہاں شام کا کھانا تھا ادارہ دعوت وارشاد واشنگٹن ڈی سی کے مولانا محمد رفیق بھی میرے ساتھ تھے دس بارہ احباب کی محفل تھی جس میں صرف ہم دونوں باریش تھے چار پانچ سال کا ایک بچہ آیا پہلے اس نے ہم دونوں کو غور سے دیکھا اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کون سی مخلوق ہے کچھ دیر دیکھتا رہا پھر قریب آیا یہاں کے بچوں میں جھجک تو نہیں ہے وہ مولانا محمد رفیق کے پاس بیٹھ گیا ان کی ڈاڑھی کو ہاتھ میں لے کر ٹٹولا پھر اسے اچھی طرح ہلایا اور بڑی معصومیت کے ساتھ پوچھا کہ "انکل یہ کیا ہے؟" بات بظاہر چھوٹی سی تھی لیکن میں احساس کی گہرائیوں میں ڈبکیاں کھانے لگا کہ ایک مسلمان گھرانے کے بچے کو ڈاڑھی جیسی سنت رسول اور علامت دین کے بارے میں بھی یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ یہ کیا چیز ہے

اسی سفر کے دوران اگستا جارجیا میں میرے دوست افتخار رانا مجھے ایک مقامی ہسپتال میں لے گئے جہاں ایک بوڑھا البانوی مسلمان بستر علالت پر موت و حیات کی کشمکش میں تھا، اسے اس حال میں پندرہ بیس روز گذر گئے تھے مگر امریکہ کے مختلف شہروں میں مقیم اس کے پانچ بیٹوں میں سے کسی ایک کے پاس بھی اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اس کی بیمار پرسی کے لے ہسپتال تک آسکیں اور وہ بوڑھا تمناؤں اور حسرتوں کا ایک طوفان دل میں دبائے زبان حال سے امریکی معاشرت کی ستم ظریفوں کا ماتم کر رہا تھا پھر افتخار رانا نے ہی مجھے ایک "اسٹیفی" کا قصہ بھی سنایا جو ان کے ساتھ اگستا جارجیا کے ایک پلانٹ پر کام کرتا ہے اسے قرآن کریم کی مختلف سورتیں یاد ہیں اور وہ بتاتا ہے کہ اس کا دادا مسلمان تھا جس نے اسے یہ سورتیں یاد کرائیں لیکن وہ خود مسلمان نہیں ہے عیسائی ہے میرے بھائیو! خدا کے لئے آنکھیں کھولو اور دیکھ لو کہ تمہارے اردگرد اس معاشرہ میں ہزاروں "اسٹیفی" موجود ہیں ان کو دیکھو اور پھر فیصلہ کرو کہ ان میں تم کتنے "اسٹیفیوں" کا اضافہ کرنا چاہتے ہو۔

میرے محترم دوستو! آپ لوگ یہاں آنے والے پہلے مسلمان نہیں ہیں آپ سے پہلے بھی دو مرحلوں میں مسلمان یہاں آچکے ہیں آپ تیسری کھیپ ہیں اس لیے یہاں قدم جمانے سے پہلے ان لوگوں کے حالات پر ضرور نظر ڈال لیجئے جنہوں نے آپ سے پہلے اس سرزمین پر قدم رکھا اور پھر اس "لکڑ ہضم پتھر ہضم" معاشرہ میں گم ہو کر رہ گئے تاریخ بتلاتی ہے کہ امریکہ میں مسلمان سب سے پہلے اندلس سے آئے تھے جب صلیبی جنگوں کے نتیجے میں اندلس دوبارہ عیسائیوں کے قبضے میں چلا گیا تو ہزاروں مسلمان اپنی جانیں اور ایمان بچانے کے لئے ہزاروں میل کا سمندر عبور کر کے یہاں آگئے تھے یہ کم و بیش وہی دور ہے جب کولمبس نے مغربی راستے سے ہندوستان پہنچنے کے جنون میں براعظم امریکہ دریافت کیا تھا اس لیے یہ بات ابھی تک تاریخ میں متنازعہ ہے کہ امریکہ میں کولمبس پہلے آیا تھا یا مسلمانوں نے پہلے اس سرزمین پر قدم رکھا تھا لیکن یہ بات طے ہے کہ اس دور

میں ہزاروں مسلمان یہاں آنے اور اس وقت امریکہ میں سپینش نسل کے لاکھوں خاندان آباد ہیں ان میں سے اکثر انہی مسلمانوں کی اولاد ہے لیکن ان میں شاذ ہی اب کوئی مسلمان رہ گیا ہو گا۔

مسلمانوں کی دوسری کھیپ رواں صدی کے آغاز میں ترکی کی خلافت عثمانیہ کے خاتمہ اور مشرقی یورپ پر کمیونزم کے غلبہ کے دوران یہاں آئی اور ایک روایت کے مطابق اس مرحلہ میں مشرقی یورپ کے مختلف ممالک سے دو لاکھ کے لگ بھگ مسلمان خاندان ترک وطن کر کے امریکہ میں آباد ہوئے ان کی اولاد کا بھی ایک بڑا حصہ عیسائیت کی آغوش میں جا چکا ہے اور جو باقی ہیں ان کی بڑی اکثریت کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہ گیا۔

تیسرے مرحلہ میں امریکہ آنے والے مسلمان آپ لوگ ہیں جو مختلف ممالک سے روزگار اور زندگی کی بہتر سہولتوں کی تلاش میں یہاں آئے ہیں اور ڈالر کمانے میں لگے ہوئے ہیں میں آپ کو ڈالر کمانے سے منع کرنے کے لئے نہیں آیا خوب ڈالر کمائیے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی کی اس سے بہتر سہولتوں سے نوازے اور اس سے کئی گنا زیادہ ڈالر دے لیکن صرف یہ سوچ لیجئے کہ ڈالر اور زندگی کی بہتر سہولتوں کے عوض آپ اس معاشرہ کو کیا دے رہے ہیں اس کی آپ لوگ کیا قیمت ادا کر رہے ہیں ؟ یہ قیمت اپنی اولاد کے ایمان کی صورت میں تو آپ کو ادا نہیں کرنا پڑے گی ؟ اگر ایسا ہے تو یہ بہت خسارے کا سودا ہے ، اس سودے پر نظر ثانی کر لیجئے ، اس کے نتائج پر غور کر لیجئے اور خدا کے لئے بہتر زندگی اور ڈالر کے عوض اپنی اگلی نسل کو کفر کی دلدل میں دھکیلنے کا سودا نہ کیجئے۔

ایک بات اور میں آپ سے دو ٹوک کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا فیصلہ آپ کو ابھی کرنا ہے بعد میں آپ کسی فیصلہ کی پوزیشن میں نہیں ہوں گے آپ امریکی معاشرت کی بھٹی میں داخل ہو چکے ہیں یہ بڑی سخت بھٹی ہے یہاں ہر چیز پگھل جاتی ہے یہ معاشرت اور کلچر جسے امریکی کہا جاتا ہے دراصل امریکی نہیں یورپی ہے اور اس نے بے شمار کلچر ہضم کیے ہیں حتیٰ کہ یہ معاشرت امریکہ کی مقامی معاشرت کو بھی کھا گئی ہے آپ دیکھ لیجئے کہ اصل امریکی اس معاشرہ میں کہاں ہیں ان کا تو اصل نام بھی کسی کو یاد نہیں رہا وہ ریڈ انڈین کے نام سے پکارے جاتے ہیں ، یہ نام انہیں یورپی آباد کاروں نے دیا ہے ، انہیں مخصوص علاقوں کی طرف دھکیل دیا گیا ہے ، امریکہ کی قومی زندگی میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے اور وہ یہاں کے اصل امریکی باشندے ہونے کے باوجود اجنبیوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ یورپی تہذیب کا کمال ہے اور اس کا ہاضمہ ہے کہ اس کان نمک میں جو بھی آیا ہے نمک ہو کر رہ گیا ہے اب آپ یہ سوچ لیں کہ اس میں ہضم ہونے سے آپ نے کیسے بچنا ہے اور اپنی اولاد اور اگلی نسل کو کیسے بچانا ہے اگر آپ ابھی اس کا فیصلہ نہیں کریں گے تو یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ آپ کی آنے والی نسلیں مسلمان نہیں رہیں گی دوسری نسل لبرل ہو گی اور تیسری نسل عیسائیت کی آغوش میں چلی جائے گی اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی خدا کی بارگاہ میں بھی آپ اس کے مجرم ہوں گے اور تاریخ بھی اس کا ذمہ دار آپ ہی کو ٹھہرائے گی۔

آپ شاید یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میں آپ کو یہاں سے واپس چلے جانے کا مشورہ دوں گا نہیں اور بالکل نہیں اس لیے کہ یہ فرار ہے اور مسلمان کا کام مسائل سے فرار اختیار کرنا نہیں بلکہ مسائل کا سامنا کرنا ہے ابھی چند روز قبل ایک مجلس میں یہ گذارشات میں نے پیش کیں تو ایک صاحب کہنے لگے کہ میں تو واپس

چلے جانے کے بارے میں سوچ رہا ہوں میں نے کہا کہ نہیں میں آپ کو اس کا مشورہ نہیں دوں گا اور کسی مسلمان کو مسائل سے فرار کا مشورہ کم از کم میں نہیں دے سکتا مسائل کا سامنا کیجئے ان کا تجزیہ کیجئے اور ان کا حل تلاش کیجئے۔

حضرات محترم! میری آپ سے درخواست یہ ہے کہ اس سنگین مسئلہ کے حل کے لئے آپ دو باتوں کا اہتمام ضرور کر لیجئے ورنہ آپ ان نتائج سے نہیں بچ سکیں گے جن کا سامنا یہاں آپ سے پہلے آنے والے مسلمانوں کو کرنا پڑا ہے ایک بات یہ کہ اپنے گھروں کے ماحول کو دینی بنانے کی کوشش کیجئے گھر میں نماز روزہ اور تلاوت کلام پاک کے معمولات کا اہتمام کیجئے اپنے مذہبی تشخص کا تحفظ کیجئے اور دوسری یہ کہ اپنی اولاد کی دینی تعلیم کا اہتمام ضرور کیجئے انہیں قرآن کریم اور دینی احکام و مسائل کی تعلیم دلائیے، مساجد و مدارس کا نظام قائم کیجئے اور دین کی بنیادی تعلیم کے سلسلہ کو ہر مسلمان تک پھیلا دیجئے اگر آپ اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دلائیں گے اور انہیں گھروں میں مذہبی ماحول مہیا کریں گے تو دین کے ساتھ ان کا تعلق باقی رہے گا اور وہ مسلمان کی حیثیت سے اپنا وجود برقرار رکھ سکیں گے ورنہ وہ صرف یہاں کے کلچر میں ضم ہو جائیں گے بلکہ اس سوسائٹی کا مذہب بھی قبول کر لیں گے انہیں اس انجام سے صرف آپ کی سنجیدہ توجہ بچا سکتی ہے اور اس کا فیصلہ آپ کو ابھی اسی مرحلہ میں کرنا ہو گا۔

اس ملک میں ایک اور بات بھی عرض کیا کرتا ہوں اور آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن ممالک سے آپ آئے ہیں ان کے ماحول اور سوسائٹی پر آپ اس معاشرہ کو قیاس نہ کریں وہاں اگر والدین اپنی اولاد کی مذہبی وابستگی اور تعلیم و تربیت کے فرض سے کوتاہی بھی کر جائیں تو کچھ متبادل ذرائع ہیں جو انہیں مذہب سے وابستہ رکھنے کا وسیلہ بن جاتے ہیں، محلہ کی مسجد سے ان کا تعلق جڑ سکتا ہے سکول اور کالج میں اچھا استاد مل سکتا ہے، دوستوں کی اچھی سوسائٹی مل سکتی ہے حتی کہ ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ بھی وقتاً فوقتاً اذان، تلاوت کلام پاک اور درس و وعظ کی آواز کان میں پڑتی رہتی ہے اور سب سے بڑھ کر معاشرہ اور سوسائٹی کا اجتماعی ماحول نئی پود کا تعلق مذہب کے ساتھ جوڑے رکھتا ہے لیکن یہاں تو ان صورتوں میں سے کسی ایک کا امکان بھی نہیں ہے، سکول، کالج، سوسائٹی، میڈیا اور عمومی معاشرت ان سب کے رجحان سے آپ بخوبی آگاہ ہیں ان میں سے کسی سے آپ کو خیر کی توقع ہے؟ اور اپنی اولاد کے مذہبی اور تہذیبی مستقبل کے بارے میں آپ ان میں سے کس پر اعتماد کر سکتے ہیں؟ یہ تو سب کے سب کفر اور بے حیائی کے داعی ہیں اور ان سب نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ کسی مسلمان کو مسلمان باقی نہیں رہنے دینا اس لیے یہاں نئی نسل کے مذہبی مستقبل کا انحصار صرف اور صرف والدین کی توجہ پر ہے والدین اپنی اولاد کو مسلمان رکھنا چاہیں گے تو وہ مسلمان رہے گی ورنہ نہیں رہے گی اور خوب سمجھ لیجئے کہ بالکل نہیں رہے گی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی بیسیوں بار پڑھا اور بیسیوں بار بیان بھی کیا لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس کا عملی مفہوم یہاں اس معاشرہ میں آکر سمجھ میں آیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

[illegible]